ارفع الدرجات
مع
تشریح تحقیقات
شیخ الحدیث علامہ قاضی
عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی
مکتبہ امام احمد رضا

.........جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں.........

نام کتاب: ارفع الدرجات مع تشریح تحقیقات

مصنف: شیخ الحدیث علامہ عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی

کمپیوٹر گرافکس: حافظ محمد اسحاق ہزاروی

طباعت: ستمبر 2012

قیمت: 170/- روپے

ناشر: مکتبہ امام احمد رضا کری روڈ شکریال راولپنڈی

E.mail:Mehrul.uloom@yahoo.com

0321-5098812

ملنے کے پتے

- اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- شبیر برادرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی
- مکتبہ فیضان سنت واہ کینٹ

فہرست مضامین

تلاش کرنا پڑے گا۔

جب تمام امتوں کو انبیاء کرام فرمائیں گے " اذهبوا الی غیری " کسی اور کے پاس جاؤ اس کا وسیلہ تلاش کرو، اس وقت میرے پیارے حبیب پاک ﷺ کی زبان مبارک پر ہوگا " انا لہا " اس شفاعت کا میں ہی حق دار ہوں۔ اس وقت آپ کی شانِ رسالت کی فوقیت واضح ہو جائے گی، کسی کو انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔

نبی کریم ﷺ کا قیامت کا ذکر کرنا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "لمن الملك اليوم لله الواحد القهار" آج کس کی بادشاہی ہے؟ اللہ واحد قہار کی۔ اگرچہ آج بھی ہر قسم کی بادشاہی اسی کو حاصل ہے، اور تمام چیزیں اس کی ملکیت ثابت کرتی ہیں، اسی طرح مجازاً لوگوں کی طرف ملکیت کو پیش کیا جاتا ہے، لیکن قیامت کے دن تمام کی ملکیتیں ختم ہو جائیں گی۔ کوئی شخص بھی کسی چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا اور نہ ہی مجازاً کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہوگا، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہی ہوگی۔ نہ کوئی شخص اس کا انکار کرے گا اور نہ ہی اپنی ملکیت کا دعویٰ کر سکے گا۔

ولا فخر:

ای ولا اقوله تفاخرا بل اعتدادا بفضله وتحدثا بنعمته وتبليغا لما امرت به یعنی میں اپنی سیادت و برتری اور افضلیت کوئی فخر و تکبر کے طور پر نہیں بیان کر رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور نعمت کو بیان کرنے کے لئے ذکر کر رہا ہوں اور جس چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے میں وہ امت کو پہچاننے کے لئے ذکر کر رہا ہوں کہ امت مجھے پہچان لے۔

"یعنی نبی کریم ﷺ نے اپنی سیادت کو دو وجہ کے پیش نظر بیان کیا:

پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ پر اپنے مراتب بیان کرنے ضروری ہوتے ہیں تا کہ آپ کی امت آپ کو پہچان لے اور آپ پر اعتقاد رکھے اور آپ کی عزت و تکریم کرنے کا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اسی طرح اس پر عمل کر سکے۔

دوسری وجہ یہ ہے "امتثالا لامر الله تعالى واما بنعمة ربك فحدث" آپ نے

اپنے مراتب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کرتے ہوئے بیان فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "واما بنعمة ربك فحدث" اپنے رب کی نعمتوں کو خوب بیان کرو۔

تنبیہ: آیہ کریمہ اور حدیث پاک میں تطبیق ثابت کی جا رہی ہے اور یہ بیان کیا جا رہا کہ نبی کریم ﷺ نے انبیاء کرام کی فضیلت سے کیوں منع فرمایا اور یہ کیوں فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر برتری نہ دو۔ اس کا جواب ذکر کیا جا چکا ہے اس کو علامہ نووی رحمہ اللہ نے ان الفاظ سے بیان فرمایا "قاله ادبا وتواضعا" نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد دوسرے انبیاء کرام کے ادب و احترام کے ثابت کرنے کے لئے اور اپنی عاجزی کے اظہار کے لئے فرمایا۔

دوسرا جواب:

"انه ﷺ قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به" اس کی اور وجہ یہ ہے کہ یہ ارشاد آپ کا ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، اس علم سے پہلے کا ہے جس میں آپ کی تمام انسانوں کی سرداری بیان ہے، جب آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا تو آپ نے اپنی حقیقت حال کا ذکر بھی فرما دیا۔

اکثر اہل سنت و جماعت کے نزدیک آپ کا علم تدریجی ہے، کیونکہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وللآخرة خير لك من الاولى" آپ کی ہر آنے والی گھڑی بہتر ہے پہلی سے۔ آپ کو وقتاً فوقتاً روز بروز علومِ غیبیہ پر مطلع فرمایا جاتا رہا یہاں تک کہ آپ کو لوح محفوظ کے تمام علوم عطاء فرما دیئے گئے۔

انبیاء کرام پر فضیلت دینے کی ممانعت کا قول آپ کا پہلے کا ہے، جب آپ کو یہ علم عطا کر دیا گیا کہ آپ کو تمام مخلوق پر سیادت حاصل ہے تو پھر آپ نے دوسرا ارشاد فرمایا: "انا سيد ولد آدم" میں تمام انسانوں کا سردار ہوں۔

تیسرا جواب:

والثالث ان النهى انما هو عن تفضيل يودى الى تنقيص المفضول آیہ کریمہ

ہوتی ہے تو ایسا کیوں نہ ہو کہ معجزہ اعلیٰ ہو تو صاحبِ معجزہ بھی اعلیٰ ہو۔

(۶) باقی تمام انبیاء کرام کے معجزات فانی تھے، انبیاء کرام علیہم السلام جب دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کے معجزات بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے۔ لیکن حضور ﷺ کا معجزہ قرآن پاک ہمیشہ کے لئے باقی ہے یقینی بات ہے کہ باقی رہنے والی چیز اعلیٰ ہے فنا ہونے والی سے لہٰذا جس کو وہ معجزہ ملا جو باقی رہنے والا ہے تو اس ذات کا بھی بلند مرتبہ ماننا ضروری ہے۔

(۷) تمام انبیاء کرام کو جو کمالات انفرادی طور پر حاصل تھے وہ تمام نبی کریم ﷺ کو حاصل تھے اس لئے آپ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے احوال ذکر کرنے کے بعد فرمایا: " اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده " یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تو تم ان کی راہ پر چلو۔

اس آیہ کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو پہلے انبیاء کرام کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ پہلے انبیاء کرام کی اصول دین میں اقتداء کریں تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ تقلید ہے اور اصول دین میں تقلید نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو پہلے انبیاء کرام کی فروع دین میں اقتداء کا حکم دیا گیا ہے تو یہ بھی درست نہیں، کیونکہ آپ کی شریعت پہلی شریعتوں کی ناسخ ہے تو اقتداء کا اور کوئی مطلب نہیں سوائے اس کے " فلم يبق الا ان يكون المراد محاسن الاخلاق " کہ اس سے مراد اچھے اخلاق اور کمالات ہوں۔

گویا کہ رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا ہم آپ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال وعادات پر مطلع کرتے ہیں آپ ان کے اچھے اور احسن اخلاق وعادات کو اپنے لئے پسند فرمالیں اور ان کی ان عادات میں اقتداء کریں۔

وهذا يقتضى انه اجتمع فيه من الخصال	"اس بحث سے واضح ہوا کہ تمام اچھی عادات

المرضية ما كان متفرقا فيهم فوجب ان يكون افضل منهم	جو تمام انبیاء کرام کو متفرق طور پر حاصل تھیں وہ آپ کو اجتماعی طور پر حاصل ہوئیں، لہٰذا آپ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔"

یہ بھی خیال رہے کہ انبیاء کرام کو حاصل ہی اچھی عادات تھیں، کوئی بری عادت حاصل نہیں تھی، لہٰذا آپ کو تمام انبیاء کرام کے تمام کمالات ہی حاصل تھے۔

(۸) نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا' رب تعالیٰ نے فرمایا: " وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا " (پ۲۲، السباء آیہ۲۸) اور اے محبوب! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا رسول بنا کر۔

جتنے زیادہ امتی ہوں اتنی ہی زیادہ مشقت نبی پر ہوتی ہے، نیکیوں کے کاموں میں جتنی مشقت زیادہ برداشت کی جائے اسی قدر مراتب بلند ہوتے ہیں اور خصوصاً جب انسان کو مال حاصل نہ ہو اور دوست، یار، مددگار نہ ہوں اور پھر لوگوں کو کہے " يا ايها الكافرون " (پ۳۰، الکافرون) اے کافرو! یہ سن کر لوگ دشمن بن جائیں تو یہ کتنا خوف کا مقام ہے جو بہت بڑی مشقت کا ذریعہ ہے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو جب نبوت عطاء کر کے بھیجا گیا تو آپ کے دشمن صرف فرعون اور فرعون کی قوم کے لوگ تھے، لیکن بنی اسرائیل آپ کا ساتھ دینے والے تھے۔ لیکن ادھر نبی کریم ﷺ کو دیکھیں آپ کے تمام لوگ ابتدائی طور پر مخالف تھے یہی وجہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام پر فضیلت دی۔

اور خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ اپنی ساری عمر رات دن کے طویل اوقات میں انسانوں اور جنوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچائیں اور خصوصاً ایسے حالات میں ان کی عادت کے مطابق حالات بالکل واضح تھے کہ یہ تو آپ سے دشمنی کریں گے آپ کو تکالیف پہنچائیں گے۔ معاذ اللہ آپ کو حقیر سمجھیں گے۔